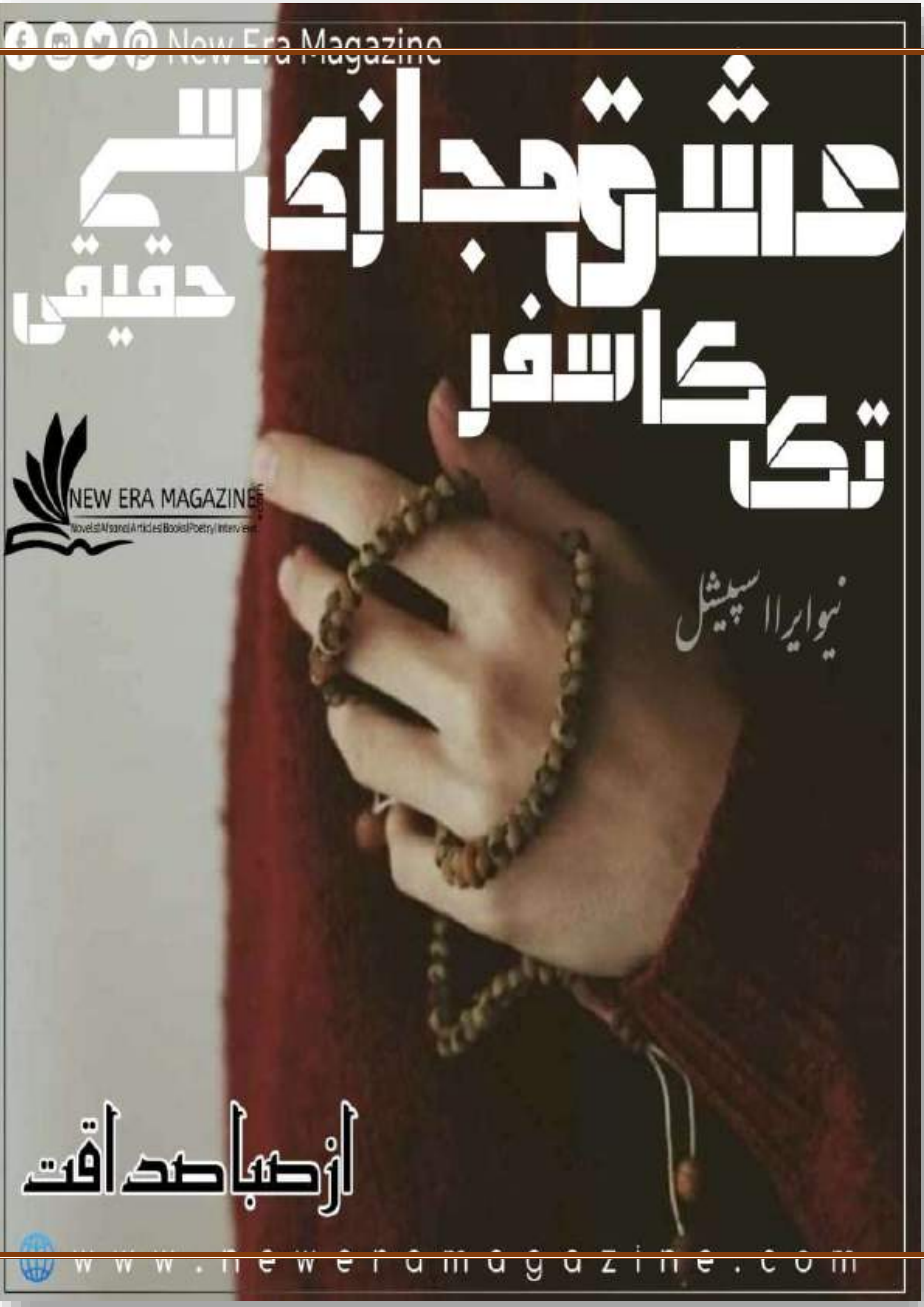

New Era Magazine
عشق مجازی سے حقیقی تک کا سفر
NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interview
نیو ایرا اسپیشل
از صبا صداقت
www.neweramagazine.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(ویب اسپیشل ناول)

عشق مجازی سے عشق حقیقی تک کا سفر

از صبا صداقت

(قسط_2)

صبا صداقت نے یہ ناول (عشق مجازی سے عشق حقیقی تک کا سفر) صرف اور صرف نیوایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھا ہے۔اس ناول (عشق مجازی سے عشق حقیقی تک کا سفر) کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام صرف اور صرف نیوایرا میگزین (New Era Magazine) کے نام محفوظ کیے جاتے ہیں۔ لہذا کسی بھی ادارے، ڈائجسٹ، سوشل میڈیا، ویب سائٹ یا کوئی بھی فرد بمعہ مصنف کو اس کا کوئی بھی حصہ کسی بھی صورت میں شائع کرنے کی سخت ممانعت ہے۔ عمل درآمد نہ کرنے کی صورت میں قانونی کاروائی کی جائے گی۔

شکریہ

ادارہ: نیوایرا میگزین

****

Copyright by New Era Magazine

حیا جتنی دل کی صاف تھی اتنی خوبصورت بھی گول گول آنکھیں، سفید رنگ، پنک ہونٹ، کمر تک آتے سلکی بال حیا کے حسن کو چار چاند لگاتے تھے۔۔ مگر اکثر و بیشتر حیا اپنے بالوں کو کیچر میں مقید کر کے رکھتی اور سر پر اچھے سے دوپٹہ حجاب کی صورت میں لے کر رکھتی۔۔۔ حجاب بھی حیا کی شخصیت کو دوسروں سے منفرد بناتا تھا۔۔۔۔۔ حیا ہلکا سا بھی میکپ کر لیتی تھی تو بہت خوبصورت لگتی۔۔۔۔ میک اپ حیا پر بہت سوٹ کرتا تھا۔۔۔۔۔ بلاشبہ حیا اپنے خاندان کی خوبصورت لڑکی تھی۔۔۔۔

حیا کی زندگی کا بس ایک ہی مقصد تھا کہ وہ پڑھ لکھ کر اپنے ماں باپ کا نام روشن کرے۔۔ وہ زندگی سے کچھ زیادہ نہیں چاہتی تھی مگر زندگی گزارنے کے لئے جن چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے انہیں پورا کرنے کے لیے حیا شاید آخرت کی فکر بھول گئی تھی۔۔

زندگی ہر انسان سے امتحان لیتی ہے زندگی کا کام ہی امتحان لینا ہے کیونکہ یہ دنیا کی زندگی تو عارضی ہے بس ایک امتحان ہے اصل زندگی تو موت کے بعد شروع ہوتی ہے ۔۔۔ اس لیے اصل تیاری موت کے بعد کی زندگی کی کرنی چاہیے۔۔۔ اور یہی مقصد شاید حیا کچھ دیر کے لیے بھول گئی تھی۔۔ ہر انسان زندگی کی رنگینیوں میں ایسا گم ہو جاتا ہے کے اسے آخرت کی فکر نہیں رہتی اور جب ایسے حالات ہوتے ہیں تب ہی انسان

Copyright by New Era Magazine

گمراہ ہوتا ہے۔۔اور صراط مستقیم سے ہٹ کر گناہ کے رستے پر چلنا شروع ہو جاتا ہے

دنیا کی محبت کی مثال ایسی ہے کہ اس کے انداز نرالے ہوتے ہیں۔۔
کبھی سرشاری تو کبھی اذیت بھری بیزاری...
گزرے لمحات میں ایک ایسا لمحہ بھی ہوتا ہے جس میں کسی کی پوری زندگی محصور ہو جاتی ہے۔۔۔۔

بعض اوقات انسان کو پتہ بھی نہیں چلتا انسان کیا کر رہا ہے نامحرم کی محبت کا مزہ ایسا ہی ہوتا ہے جس میں کھو کر انسان کو کسی چیز کی ہوش نہیں رہتی آج کل کے دور میں شیطان سب سے زیادہ انسان کو بہکاتا ہی نامحرم کی محبت کے ذریعے ہے جس طرف بھی نظر اٹھا کر دیکھ لیا جائے ضرور آپ کو نوجوان لڑکے لڑکیاں ایک دوسرے کی محبت میں گرفتار نظر آئیں گے۔۔۔جوانی چیز ہی ایسی ہے کہ جس میں اپنا دامن بچا کر گزرنا مٹھی میں انگارے لینے کے مترادف ہے۔۔جو انسان جوانی میں اپنی عزت اور ایمان کو باحفاظت بچا کر گزر جائے وہ انسان بے انتہا خوش نصیب ہے۔۔قرآن پاک میں واضح طور پر شیطان کو انسان کا کھلا دشمن قرار دیا گیا ہے مگر جب انسان پر محبت کا نشہ حاوی ہوتا ہے تو وہ ہر چیز کو بھول جاتا ہے حتیٰ کہ کے قرآن پاک کے فرمان کو بھی۔۔اس

Copyright by New Era Magazine

وقت اگر کوئی اسے نصیحت کریں تو نصیحت کو قبول نہیں کرتا۔۔اسے ہر کوئی اپنا دشمن محسوس ہوتا ہے جو کوئی بھی اسے اس راستے پر جانے سے روکے۔۔وہ کسی کی نہیں سنتا جو اس کے دل میں آتا ہے وہ کرتا ہے اور یہ سب شیطان کے بہکاوے ہیں انسان چاہے تو اپنے نفس پر قابو پا کر شیطان سے جنگ جیت سکتا ہے مگر انسان خود ایسا چاہتا ہی نہیں ہے کیونکہ نامحرم کی محبت میں جو مزہ ہے جو لذت ہے وہ شاید اسے کسی اور چیز میں محسوس نہیں ہوتی اس بات کی کوئی فکر نہیں ہوتی کہ اس لذت کا انجام کیا ہو گا وہ تو بس اپنی مستی میں مگن رہتا ہے۔۔۔

حیا اپنی عمر کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے اک نامحرم کی محبت میں گم ہوتی چلی جا رہی تھی وہ نہیں جانتی تھی یہ محبت اس کے لیے باعث دکھ باعث افسوس بن جائے گی

حال۔۔۔۔۔۔

حیا کیلیئے ہر گزرتا دن ایک آزمائش بن رہا تھا۔۔ہر دن نئے سے نئے لوگ حیا کو دیکھنے آ رہے تھے۔۔معاشرے کا یہی دستور ہے۔۔مگر حیا کے دل پر بوجھ بڑھتا جا رہا تھا ۔۔لوگوں کے سوالوں کے جواب دینے سے حیا کو کوفت ہوتی تھی۔۔۔خاص کر جب کسی کا چہرہ سپاٹ ہوتا تاثر سے بالکل خالی تب حیا کو اپنا دل ڈوبتا ہوا محسوس ہوتا

Copyright by New Era Magazine

۔۔۔۔ مگر مرتی کیا نہ کرتی۔۔۔ معاشرے کے رسم ورواج سے بندھی ہر لڑکی کی طرح حیا کو بھی یہ سب برداشت کرنا پڑ رہا تھا۔۔۔

۔۔۔۔۔۔

عورت کی شوخیاں، شرارت، من مانیاں اور غیر ذمہ داریاں ماں باپ کے گھر میں ہوتی ہیں۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔ سسرال میں عورت کی تربیت اور صبر کا امتحان ہوتا ہے۔۔۔

یہ سوچ کر حیا کا دل حلق سے منہ کو آجاتا تھا۔۔ حیا اپنے گھر میں خوب عیش و عشرت سے پلی بڑھی تھی۔۔ اب سسرال کیسا ہوگا؟؟؟

ان لوگوں کے رویے کیسے ہوں گے؟؟؟

یہ سب سوچ کر حیا کو خوف آنے لگتا۔۔۔ اور جب خوف حد سے بڑھ جاتا تو سوچ کو جھٹک دیتی۔۔۔ کیوں کہ حیا مستقبل میں پیش آنے والے واقعات کو سوچ سوچ کر اپنے آپ کو اذیت میں نہیں ڈال سکتی تھی۔۔۔۔۔ خوف جب بھی زیادہ ہوتا حیا ہمیشہ خدا کی ذات سے رجوع کرتی۔۔۔ صرف خدا کی ذات ہی تھی کہ جس کے آگے رو کر گر گرا کر حیا کو سکون ملتا تھا۔۔۔ اور صرف خدا کی ذات ہی تھی کہ جس کے آگے دامن پھیلا کر حیا کو لگتا تھا کہ اس کی باتوں کا جواب اسے مل رہا ہے۔۔۔۔ کوئی ذات

Copyright by New Era Magazine

ہے جو اسے سن رہی ہے۔۔۔اسے تسلی دے رہی ہے خدا کی ذات سے حیا کا تعلق ہر گزرتے دن کے ساتھ مضبوط سے مضبوط ہو رہا تھا جو کہ حیا کے حق میں بہت بہتر تھا ۔۔۔کیونکہ خدا تو وہ ذات ہے جو تب بھی اپنے بندے کو نہیں بھولتی جب بندہ خدا کو بھول جاتا ہے اور ناشکری بھی کرتا ہے۔۔۔خدا تو ناشکری کرنے والے بندے کو بھی رزق دینا بند نہیں کرتا۔۔۔خدا کی محبت تو ایسی ہے۔۔۔پھر جب بندہ شکر بھی کرے تو اس کے ساتھ خدا کی محبت کا عالم کیا ہو گا؟؟؟یہ انسان کی سوچ سے بالاتر بات ہے ۔۔۔انسان صرف اندازے لگا سکتا ہے۔۔۔حیا بھی اندازے لگاتی تھی۔۔۔

اگلا منظر

ماما صبر کیا ہوتا ہے عزہ نے بڑی معصومیت سے اپنی ماں سے سوال کیا۔۔۔

بیٹا جب ہم پر مشکل آتی ہیں اس وقت حوصلے سے کام لینا صبر ہوتا ہیں۔۔۔ماما جب ہمیں کسی پر غصہ آتا ہے تو ہم اسے باتیں سناتے ہیں مگر بعد میں معاف کر دیتے ہیں تو کیا یہ صبر ہیں۔۔۔

عزہ کی والدہ ہنسنے لگی نہیں بیٹا اگر ہم نے اپنا بدلہ پورا کر لیا تو پھر یہ کہاں کا صبر ہوا بیٹا صبر تو وہ ہوتا ہے کہ مصیبت کے وقت میں بھی شکوہ نہ کیا جائے۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

صبر کے معنی ہیں کسی خوشی مصیبت غم اور پریشانی میں خود کو قابو میں رکھنا اور خلاف شریعت کاموں سے بچنا۔۔ صبر ایک ایسا اعلی اور فضیلت والا عمل ہے جس کو اللہ تعالی نے نبیوں اور رسولوں علیہ الصلاۃ والسلام کی صفات میں تعریف کرتے ہوئے بیان فرمایا۔۔۔

"اور اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ بھی اس طرح صبر فرمائیں جس طرح آپ سے پہلے حوصلہ مندر سولوں نے فرمایا"

عزہ نے اثبات میں گردن ہلائی جیسے بات کی ساری سمجھ آگئی ہو۔۔۔ پھر پوچھا ماما صبر اور برداشت میں کیا فرق ہے۔۔۔

بیٹا کسی کی کڑوی باتوں کو سن کر ان کا جواب دے دینا یہ نہ تو صبر ہے اور نہ برداشت ۔۔اب اگر ان باتوں کو سن کر اس وقت چپ رہی مگر بعد میں برا بھلا کہا تو یہ برداشت ہے لیکن اگر ان باتوں کو سن کر چپ رہی اور بعد میں بھی کچھ نہیں کہا تو بیٹا یہ صبر ہیں اور صبر بہت ہی اچھا عمل ہے اللہ تعالی صبر کرنے والوں کو پسند کرتا ہیں۔۔

"بے شک اللہ تعالی صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے"

Copyright by New Era Magazine

اچھا ماما یہ بتائیں شکر کیا ہوتا ہے۔۔عزہ میری جان آج کیا ہو گیا ہے کچھ نہیں ماما میں میں نے سوچا آپ کے پاس جو علم ہے اس میں سے کچھ میں بھی سیکھ لوہاں کیوں نہیں میری جان پوچھو کیا پوچھنا ہے ماما مجھے شکر کے بارے میں بتائیں۔۔

بیٹا شکر یعنی کم پر راضی ہو جانا شکر کے اصطلاحی معنی ہیں کسی کے احسانات کو اور انعامات کو ماننا ان کو سوچنا اور ان کا اظہار کرنا۔

شکر کے معنی ہیں نعمت دینے والے کی نعمت کا اقرار کرنا۔آپ دیکھو ہمیں ہر نعمت کون دیتا ہے عزہ نے جلدی سے کہا اللہ تعالی ہاں تو دیکھو ہمیں اللہ تعالی کی دی ہوئی ہر نعمت کا شکر ادا کرنا چاہیے یہ سانس بھی تو ہمیں دی گئی ہے یہ اللہ تعالی کی طرف سے ایک نعمت ہے اگر یہ رک جائے تو ہماری زندگی ختم ہو جائے گی اس سانس پر بھی ہمیں اللہ تعالی کا شکر ادا کرنا چاہیے پھر دیکھو یہ آنکھیں جو اللہ تعالی نے ہمیں عطا کی ہیں اگر یہ نہ ہو تو کچھ نہیں دیکھ سکتے یہ کان جو اللہ تعالی نے ہمیں دیے ہیں یہ نہ ہو تو ہم کچھ نہیں سن سکتے اسی طرح بیٹا اللہ تعالی کی بے شمار نعمتیں ہیں جو اس نے ہمیں دی ہیں اس پر ہمیں اللہ تعالی کا شکر ادا کرنا چاہیے شکر یہ ہے کہ اگر اللہ تعالی نے ایک سوٹ دیا ہے تو اس پر شکر ادا کیا جائے اگر کھانے کے لئے ایک روٹی ہے تو اس پر شکر ادا کیا جائے پانچ سوٹ ہونے عمدہ کھانا ملنے کا انتظار نہ کیا جائے کیونکہ جب ایک سوٹ اور ایک روٹی

Copyright by New Era Magazine

بھی نہ ملے تب اس کپڑے اور اس روٹی کی اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے۔۔اس لیے بیٹا اللہ تعالی کی دی ہوئی ہر نعمت کا شکرادا کرنا چاہیے گویا اللہ تعالی کا شکرادا کرنا ہماری ڈیوٹی ہے چوائس نہیں۔۔اس لیے اللہ تعالی نے قرآن پاک میں فرمایا ہے

"کہ اگر تم شکرادا کرو گے تو ہم تمہیں مزید عطا فرمائیں گے"

گویا پتا چلا کہ صبر و شکر دونوں لازم و ملزوم ہیں اور ہمیں صبر و شکر کا حکم دیا اور اللہ تعالی نے ان دونوں کو ملا دیا۔۔۔

عزہ کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی ماما مجھے آپ کی بات ساری باتیں سمجھ آگئی ہیں اور میں انہیں یاد بھی رکھوں گی مگر میں آپ سے ایک اور بات پوچھنا چاہتی ہوں ماما ہمیں اپنوں کے جانے پر اتنا دکھ کیوں ہوتا ہے۔۔۔کیونکہ بیٹا ہم ان سے محبت کرتے ہیں محبت دو طرح کی ہوتی ہے ایک وہ جو فطری محبت ہے جیسا کہ والدین اپنی اولاد سے محبت کرتے ہیں بچے اپنے ماں باپ سے محبت کرتے ہیں اور بہن بھائی ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں۔۔۔اور ایک وہ محبت ہے جو فطری نہیں ہوتی بلکہ ہم اپنی مرضی سے اپنی پسندیدہ چیزوں سے کرتے ہیں۔۔۔اور ہمارے اپنے عزیز لوگ وہ ہیں جن سے ہم فطری محبت کرتے ہیں اس لیے جب وہ ہمیں چھوڑ کر چلے جاتے ہیں تو ہمیں بہت دکھ ہوتا ہے اور یہ محبت اللہ تعالی نے ہمارے دلوں میں ڈالی ہے۔۔محبت عارضی نہیں

Copyright by New Era Magazine

ہوتی بلکہ دائمی ہوتی ہے جو ہمیشہ رہتی ہے اپنوں کے چلے جانے کے بعد بھی ہم نے یاد رکھتے ہیں اور یہی اصل محبت ہے اور بالکل ایسی ہی محبت ہمیں اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بھی کرنی چاہیے۔۔جو لوگ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کرتے ہیں وہ دنیا اور آخرت دونوں میں کامیاب ہوتے ہیں۔۔۔ماما آپ کی باتیں سن کر مجھے بہت اچھا لگ رہا ہے ہم سب کو ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرنی چاہیے مگر ماما وہ ہمارے سامنے تو نہیں ہیں پھر ہم ان سے محبت کیسے کریں۔۔بیٹا ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی اپنی امت سے بہت محبت کرتے تھے جب کہ امت ان کے سامنے تو نہیں تھی بیٹا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غائبانہ طور پر اپنی امت کو دیکھ سکتے تھے آپ کی اپنی امت سے محبت یہ تھی کہ آپ ان کی بخشش کے لئے دن رات زار و قطار روتے تھے یہ تھی بیٹا ہمارے نبی کی ہم سے محبت۔۔بالکل اسی طرح بیٹا اگر ہم بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کرتے ہیں تو اس محبت کا تقاضا یہ ہے کہ ہم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بتائے ہوئے راستوں پر چلے جس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے زندگی گزارنے کا حکم دیا ہے بالکل اسی طرح زندگی گزاریں۔۔اور بیٹا دین کے راستے پر چلنا کچھ مشکل نہیں ہے صرف اپنے نفس پر قابو پانا پڑتا ہے انسان اپنے نفس کو قابو میں کرلیں اس کے لیے کوئی چیز مشکل نہیں ہوتی

Copyright by New Era Magazine

۔۔اس لئے بیٹا سب سے پہلے اپنے نفس پر قابو پاؤ اپنی خواہشات کو مارنے کی کوشش کرو اور ہر حال میں اللہ تعالی کا شکر ادا کرو پھر دیکھنا اللہ تعالی کس طرح تم سے خوش ہوتا ہے اور اپنی ہر نعمت سے نوازتا ہے۔۔ان شاءاللہ ماما میں ایسا ہی کروں گی۔۔شاباش میرا بیٹا مجھے تم سے یہی امید ہے عزہ تم میری فرمابردار بیٹی ہو۔۔تم اللہ تعالی کی طرف سے دی گئی ایک نعمت ہو میرے لیے اور شاید میری نیکیوں کا صلہ بھی ہو۔۔۔ماما میں آپ سے بہت پیار کرتی ہوں۔۔بیٹا میں بھی تم سے بہت پیار کرتی ہوں اور یہی ہے بیٹا سچی محبت۔۔ چلو بیٹا مجھے اب کھانا بنانا ہے آپ نماز پڑھ لو پھر دونوں بیٹھ کر کھانا کھائیں گے۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عزہ کی ماما جانے لگی تو اس نے آواز دے کر روکا ماما کیا آپ روزے مجھے اس طرح دین کی باتیں بتائیں گی ہاں بیٹا کیوں نہیں میں ضرور تمھیں دین کی باتیں بتاؤں گی مگر بیٹا ان باتوں کو صرف سننا نہیں ان پر عمل بھی کرنا ہے.جی ماما میں سمجھ گئی میں ضرور ان پر عمل کروں گی انشاءاللہ بیٹا اللہ تمہیں توفیق عطا فرمائے آمین۔۔۔

یہ کہہ کر اس کی ماما کچن کی طرف چلی گئی اور عزہ کتنی ہی دیر صبر و شکر کے مفہوم کو سوچتی رہی اور پھر اللہ تعالی کی دی ہوئی نعمتوں کو سوچتی رہی اللہ تعالی نے ہمیں کتنی ساری نعمتوں سے نوازا ہے جس پر ہمیں اس کا شکر ادا کرنا چاہیے یا اللہ تیرا شکر ہے ہر

Copyright by New Era Magazine

اس نعمت پر جو تو نے مجھے عطا کی شکر ہے میرے مولا شکر ادا کرتے ہوئے عزہ کی آنکھیں نم ہو گئیں۔۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

(باقی آئندہ انشاءاللہ!)

نوٹ

عشق مجازی سے عشق حقیقی تک کا سفر از صبا صداقت پڑھنے کے بعد اپنی رائے سے ضرور آگاہ کریں۔ نظرِ ثانی کرتے ہوئے اس بات کو یقینی بنایا گیا ہے کہ کسی قسم کی غلطی نہ ہو اگر پھر بھی کوئی غلطی رہ گئی ہو تو اس کی نشاندہی ضرور کریں تاکہ ہم اس کو بہتر کر سکیں۔

تعاون کا طلبگار

ادارہ (نیو ایرا میگزین)

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

Copyright by New Era Magazine

ہمیں اپنی ویب نیوایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگرآپ ہماری ویب پراپناناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کرواناچاہیں تواردو میں ٹائپ کرکے مندرجہ ذیل ذرائع کااستعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریرایک ہفتے کے اندراندر ویب پر پوسٹ کردی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کااستعمال کرسکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیوایرا میگزین

Copyright by New Era Magazine